


M.B.KHAN ARTIST GOLAGANJ LUCKNOW

YOUNG AT 50.

## ساناٹا اور پاناٹا

### ڈاکٹر لیگارڈ کی حیات بخش گولیاں

بڑھے ہوئے اور ادھیڑ کو جوانوں کی سی طاقت ستعدی چستی پھرتی عطا کرتی ہیں۔ دماغی اور جسمانی انحطاط کو روکتی ہیں اور مدت زندگی کو بڑھاتی ہیں۔ رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں بوڑھے بہرے ہیں اور جنکے دماغ میں بھنبھنی رہتی ہو تی ہو اُن کے لیے بیحد مفید ہیں۔ نیند خوب آتی ہے۔ بیداری کے بعد سستی اور کاہلی باطل نہیں ہوتی۔ طبیعت بشاش رہتی ہے عصبی کمزوری کا وجود نہیں رہتا۔ جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے چہرہ ترو تازہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی کے ان برکات پر غور کیجیے۔ یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے۔ جوانی کا عود کرنا دوران خون کا تیز ہونا۔ گل رخسار کی شادابی۔ عضا کی توانائی۔ دیکھ کے احباب کو حیرت ہوتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کریں گے۔ کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کر دینگے؟ لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضائے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائینگے آپ پر ساناٹا اور پاناٹا کی شکل حل ہو جائے گی دیر نہ کیجیے فوراً منگائیے اور کھائیے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہونگے۔ ان کی قیمت مع محصولڈاک بارہ شلنگ ہے۔ قیمت وصول ہونے پر دوا روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبوریٹریز ۱۰۶ لیورپول روڈ۔ برنسبری لندن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR. LEGARD'S
LABORATORIES.
106 LIVERPOOL ROAD.
BARNSBURY.
LONDON (ENGLAND)

---

## ایک فلسفی

### یعنی

مرحوم مولانا کوثر حسین سابق جج ہائی کورٹ اودھ کے کارآمد خلائق مصنفات اور وہ اعلیٰ تصنیفات ہیں جنھوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جائیگی۔

**علم الاخلاق** بسلسلہ اردو سکول کے کورس میں داخل تھی اور یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصولڈاک عہ

ذہن کا سبیہ ہیچ پہلے کے مطالعہ کی چیز ہے۔ مقدمہ القرآن الدین اور الکون یعنی موازنہ مذہب سائنس اُردو عہ امور عامہ۔ عربی۔ فلسفہ منطق کا کارآمد متن عہ

زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائیگا۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

## فرنج طلا

کجی۔ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور بیحد قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور طلاء بھی ہے تندرست اور بعض مریضوں کے لیے عجیب تماشا اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور دوران اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت عہ دیا جو بیبا ... کا بکس صرف عہ مع محصولڈاک

**ماربل ہانڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳**
**رنگون ملک برہما**

---

## سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید سجاد حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفر نامۂ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے مسلسلہ تعلق کی شاعری استادی سے ... قیمت فی جلد ... عجیب چیز ... انتظام ...

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

## سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سند حاصل ہو

### بلا قربانی کی دوا

... کھانسی۔ سینہ درد۔ ... کمزوری۔ ... بچی مشکلات۔ بچوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ ڈالنا۔ ... اور ... کی ایک بیش بہا دوا ہے۔ جسکے صرف چند قطرے پانی میں حل کر کے پی لینے سے ایک ہی خوراک میں پورا فائدہ دکھاتے ہیں قیمت فی شیشی ... محصولڈاک ... شیشی ... محصولڈاک معاف۔ وید ڈاکٹر حکیم اور عطاروں کو نمونہ مفت۔

### درد روغ کیسری یعنی دانت کی دوا

دانت کا درد اور تکلیف کے رفع کو صرف چوبیس گھنٹہ میں آرام کر دینے والی یہ ایک دوا ہے قیمت فی شیشی ... ایک ساتھ منگانے سے ڈاک خرچ معاف۔ ...

### بال سنوارنا

کمزور اور روکھے بالوں ... والے بچوں کو ... ہو تو اس ... دوا کو منگا کر ... بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت ملے گی۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ: سکھ سنچار کمپنی متھرا

---

## قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اُردو میں اب تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

### چھپ گیا!

یہ پرلطف ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اسکے صفحات بطور رسائل علحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں۔ ابتدا سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کر لیا ہوگا لیکن سیاحی اور شاید ہی خریدار ان اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے۔ پھر تب فائل منگائے شتبان کو پورا کر سکتا ہے؟

قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

# آبِ رواں

روس میں "ضو ہلاک" یعنی ہلاک کر دینے والی برقی شعاع دریافت کی گئی اور فرانس و برطانیہ کی رال ٹپک پڑی۔ واقعی ایسی بیش بہا چیز اس قابل ہے کہ ہر مہذب حکومتیں اسکو کلیجے سے لگائیں برطانیہ نے کسی موجد سے تجربہ کی درخواست کی۔ موجد نے ۷۵ گز کے فاصلے سے چلتی ہوئی موٹر سائیکل کو زنجیر شعاع سے جکڑ لیا باغی دکھانے پر ایکہزار پونڈ انعام مقرر ہوا تھا اور خریداری ایجاد پر سوچ بچار کے واسطے پندرہ یوم کی مہلت مانگی گئی تھی۔ موجد صاحب جتھے پرسے اکھڑ گئے آخر فرانس بازی لیگیا اور اس نے لمبا چوڑا بھاری بھرکم انعام دے کے حق ایجاد کو خرید کرنے کا ارادہ ظاہر کر دیا۔

روس میں یہ ایجاد مقبول ہو گئی ہے اور ضو ہلاک کے واسطے جا بجا اسٹیشن بنانے کا کام شروع ہونے والا ہے۔ اب ہوائی حملہ سے یورپ کی بڑی طاقتوں کو کسقدر کھٹکا راہا گیا مگر غریب ایشیا کو جان کی خیر منانی پڑے گی یوں ڈاکٹر ڈارون اور مسٹر ہربرٹ اسپنسر کی ہے اسلئے کہ یہ ضو ہلاک ابھی معلوم نہیں کتنی ہوا و ہنیت و انسانیت پھیلانے کا مادہ رکھتی ہے

---

مولوی شوکت علی صاحب کہتے ہیں کہ ہندو بھی پاگل ہیں مسلمان بھی پاگل ہیں اور اس پاگل پن کا علاج یہ ہے کہ ایک گول میز کانفرنس کر ڈالو۔ مگر ہمیں اندیشہ ہے کہ اس میٹنگ میں کہیں یہ گول میز بقول بنگالیوں کے زیادہ گول مال نہ کر دے اور خود مولانا کو گول خوبصورت کے گول پیچے میں نہ پھنسا دے۔ پاگلوں کا اعتبار ہی کیا ہے انکی صحبت سے بھاگنا چاہیے مانا کہ گول میز کانفرنس کے گرد فریقین کے نمائندہ منتخب اجلاس فرمائینگے مگر کیا مولوی صاحب کے نزدیک مضمون آشنا یہ غور نہیں ہے کہ مجبولیں

میں تجربہ کے فرزانگی کو بھگا دے۔ اجی بس ہنسنے دیجئے اوس چاٹنے سے پیاس نہیں بجھتی۔

---

## لی کمیشن

ایک گاؤں میں بولا ہے رہتے تھے آپ جانیے یہ قوم تو ابھی تک جاہل ہے اور جاہل قوم کا سوتیلا اگر کسی مصنوعی مولوی کو مل جائے تو وہ کبھی نہیں چوکتا خصوصاً جبکہ عمامہ و تسبیح کی بزرگی و داڑھی معیار قابلیت ہو مولوی بن جانے میں دیر نہیں لگتی چنانچہ ابھی رمضان شریف نے تشریف آوری کے بابت کوئی خاص اطلاع روانہ نہیں کی تھی کہ ایک سکار مولوی صاحب نے چاندنی سر پر بیٹھی اور گاؤں میں بن بلائے وارد ہو گئے۔ پھیپھٹے (شملہ) کی طوالت لمبی داڑھی کے رعب ہزارہ تسبیح کے جلال سے سارا گاؤں تھرا گیا۔ اسپر عین اور صاد کے مخارج نے لیاقت علمی کی رقت کا بھی غلغلہ پیدا کیا۔ سیدھے مسلمان باشندوں نے طے کر لیا۔ ........

........ کہ اب کی نو وارد حافظ جی تراویح و نماز کا ثواب عنایت فرمائیں۔ شعبان کا مہینہ گزرا رمضان کے ہلال نے فاقہ کشی و نزال کی پیشگوئی فرمائی اور حافظ یا مولوی نے بے دھڑک اپنا تصنیف کیا ہوا قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ سامعین صرف قافیہ کے آخری حصہ عوں۔ میں۔ لون۔ حین۔ کیم۔ نیم کے بشدت ادا ہونے سے سمجھے کہ حافظ جی ہیں پورے حافظ۔ مثلاً انکمت لکم برھنا و انہم لی بغل ماخلیں۔ لاتم الحرکتون وانا لکم کواب لون۔ اب سنیئے ادھر تو حافظ جی اپنے کمالات کا اظہار فرما رہے تھے ادھر سوء اتفاق کہ جو حافظ جی ہمیشہ تشریف لاتے تھے قضائے مبرم کی طرح نازل ہو گئے مصنوعی حافظ اسوقت نماز پڑھا رہا تھا حسب معمول غلط سلط عربی نما جملے ڈھلتے چلے آتے تھے۔ پرانے حافظ جی نے جو نیا قرآن سنا تو کھنکار کے کہنے لگے "ماں کیا پڑھتے ہو" نئے حافظ نے دل میں خیال کیا کہ امامت جماعت میں تو کوئی جھگڑا ہے نہیں لہذا اقرار کر لو کہ آدھا میرا آدھا تیرا تاکہ بار بار ٹوکے نہ جاؤ جب یہ معلوم ہو جائے گا کہ اجرت امامت تقسیم ہو جائے گی تو اعتراض برطرف ہونے میں کوئی مشکل حائل نہ ہوگی سرکوع میں جاتے ہی کہنے لگے "انا حافظ وانت حافظ نصف لی ونصف لک من اقوام جاہلون"۔

ارباب "ظریف اللغات" کا خیال ہے کہ "لی کمیشن" "نصف لی و نصف لک بنا قوم جاہلون" کا مخفف نام ہے فی الواقع اس چیت لنگی کی پٹ بیاہ والے کمیشن کو نصف لی کمیشن کہنا چاہیے۔ یہ تو خالی بہانہ ہی بہانہ تھا کہ سول ملازمتوں کی تنظیم ہو گی فرائض ملازمت کی تقسیم ہو گی صوبہ کی حکومت کو ملازمتوں کے متعلق پورا اختیار ہوگا حافظ نصف لی صاحب کا یہ مشیروں میں شمار ہوگا جو سل نہایت

---

## ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب حکیم نفیس بہر خدا و اگروال کی بنائی ہوئی کتاب مجربات نفیسی کا نمونہ طلب فرمائینگے وہ اپنی اسقدر مدد کرینگے۔ ایک بیماری کا علاج نہایت عمدگی کے ساتھ کرنے کے قابل ہو جائینگے اور اگر وہ چاہیں گے تو کتاب مذکور روزانہ علاج میں سیکڑوں روپیہ کما سکتے ہیں اسمیں ہر مرض کے وہ وہ نایاب نسخہ درج ہیں جو کہ دنوں میں تیار ہوتے اور فرقوں کی خاک سے زیادہ قیمتی ہیں قیمت فی کتاب مجلد اسر علاوہ محصول۔

مفت لو۔ جو صاحب درج شریف اردو خواں کے نام مع پورے پتہ کے لکھ بھیجیں گے انکو چراغ صحت نامی رسالہ مفت بھیجا جائے گا۔

المشتہر: منیجر چراغ حکمت علیگڑھ شہر (یوپی)

---

دہلی کا ہردلعزیز ماہوار رسالہ

## دین و دنیا بالکل مفت

دین و دنیا اگر آپ نے اب تک نہیں دیکھا تو نمونہ طلب کر کے ملاحظہ فرمائیے۔ اسکو آپ تمام عمر مفت حاصل کر سکتے ہیں اور مفت حاصل کرنیکی سہل ترکیب یہ ہے کہ ایک مرتبہ دو روپے کا منی آرڈر بھیجکر ایک سال کے لیے اپنا نام خریداری درج کرا لیجیے۔ پھر ہر سال دیکھے جوشت پرچے احتیاط کے ساتھ واپس کر دیا کیجیے۔ ہر پرچے واپس کر دینا اور آئندہ سال کے لیے قیمت ادا کر دینا ہوگا۔ سودا سلف آپ ہر سال دین و دنیا کے حقدار ہیں۔ جب آپ آئندہ سال کے پرچے دین و دنیا نہ لینا چاہیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ ہم خریداری سے آپکا نام خارج کر دیا جائے۔ ہم فوراً آپ کی وصول شدہ قیمت واپس کر دینگے سالانہ قیمت اعلیٰ قسم عے قسم معمولی (عمار)

منیجر رسالہ دین و دنیا۔ دہلی

چنانچہ کسی طرح برطانوی افسروں کے حقوق میں مداخلت نہیں بلکہ حکومت کا استحکام ہو جائے اور ہندوستان میں جو کھیپ تازہ ولایت حاکموں اب تو یہ حاکموں کی روزانہ آ رہی ہے موجودہ آزادی کی بھاگ انکے دھان پان جسم میں مخالفانہ اثر نہ کرنے پائے۔ تنخواہیں خوب بڑھیں۔ فوٹو کھنچوانے کی اجرت۔ شکار کھیلنے کی اجرت۔ آب و ہوا بدلنے کی اجرت مارشل لا جاری کرنے کی اجرت۔ میم صاحب کی ہوا خوری کی اجرت۔ صاحب کی دعوت خوری کی اجرت۔ الغرض ایسی ہی ہزارہا خدشیں ہیں جنکو یہ حفاظ نئی نئی آمدنیں گردہ کے انجام ہوتے ہیں اوڈوائر اور ڈائر کے مقدمہ کی کارروائی کو غور سے دیکھیے تو استحقاق کی نرالی صورتوں کی فہرست سینما کا فلم نظر آنے لگی۔ دوران تحقیقات میں غالباً کمیشن کو یہ نظر آیا کہ کہیں ایسا نہ ہو جوڑ نہ جائیں لہذا کمیشن نے اکثر جگہ نصف لی و نصف ترک ہما قوم جا ہوں کی آیت تلاوت فرمائی ہے۔ ہندوستانی شرکاء کمیشن چاہے اپنے دل میں خوش ہوں کہ سارا دھن جاتے دیکھیے تو آدھا دیجیے بانٹ کی حکمت عملی پر عمل ہوا ہے مگر فی الحقیقۃ سوا کروڑ سالانہ سے زائد کی چپت جو خزانہ ہند کے ہاتھوں سے غریب عایا کے سر پر یہی نصف لی و نصف ترک کے جلوں پڑے گی اسکا درد کسی کے سر میں پیدا نہیں ہوا۔ لندن کے مہذب دیہاں داروں کو لوٹ کے اچھے اچھے ٹھکے یاد ہیں۔ سوا کروڑ ڈیڑھ کروڑ پر کیا موقوف ہے ذری ہندوستانیوں کے مطالبات کو بڑھتے دیکھیے ادھر مطالبہ ہوا ادھر محبت کی چھاتی میں بھالا آیا کمیشن بیٹھا شور و شغب انکو کو خوب آگے بڑھائی ہندوں نے جنکو مادر وٹ کیے لبرل کمیشن میں اپنا نام لکھا دیا ہندوستانیوں کی جانب سے مان نہ مان کیں متعلق بے ہدایت کی کے ساتھ مجھے رکوع کرنے اب لاکھ کوئی کہے خدا کے واسطے یار و تم کیوں اپنا نام دفتر میں لکھوا تے ہو تم ہمارے نہ ہم تمہارے۔ گزشتہ کون ہے۔

مشترکہ جلا اور کامیابی کے ساتھ چلا۔ دنبے دار چھوارے۔ حلوے اور بخرے۔ گیہوں جلیبیاں کھاتا نصف ملک کی آواز سنی اور روزہ بیٹھے۔ ہو گا بھی ہمیں اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ انڈیا کونسل کی ممبری ہی سہی۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ٹھیکہ ہندوستان کا ایک اچھا او نواسہ ہے۔ یارو ہڑپ جائے جاؤ۔ اب کی پچیس کروڑ سالانہ کی دھکن نہ پڑے تو ہمارا ذمہ کون نامعقول کہتا ہے کہ اصلاحی اسکیم ناکامیاب ہے یا انگریزوں کا طرز حکومت نامرغوب ہے جو کوئی یہ کہے قضیا جلا ہے خدا کرے اسکی عمر بڑھا کات کات کے لیروں کا پیٹ پالنے میں صرف ہو جائے۔

---

بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خواستہ و ناخواستہ زبان سے نکل ہی جاتی ہیں ہمارے وزیر ہند صاحب کچھ زبان کے پھوہڑ معلوم ہوتے ہیں ورنہ کبھی نہ کہتے (تقریر مورخہ ۸ جون بمقام آکسفورڈ) کہ:۔ مرکزی حکومت کے خیرباد کہتے ہی ہندوستان کا امن و امان ڈھیلی کر جائے گا اور اسکی حالت وہی ہو جائے گی جو برطانیہ کے داخلہ کے وقت تھی" شاید وزیر ہند صاحب یہ سمجھے کہ اس تقریر کی بی شادی سے اطفال ہندوستان ڈر جائینگے۔ حالانکہ یہ کانگریسی دعائیں مانگتے ہیں کہ جو حالت ہندوستان کی ڈیڑھ صدی پیشتر تھی وہ پھر ہو جائے وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ مشہور ہے مگر یہاں "رسید انشباب معود" کا وظیفہ ہر وقت ورد زبان ہے۔ اس تقریر سے کانگریسیوں کے دل کو تقویت ہو گی کہ جو نیک پنڈت "سیاسی سال کے زبان سے یہ قول نکلی ہے تو پوری ہو کے رہے گی۔ وہ اسکی کوشش کرینگے کہ ڈیڑھ صدی اس طرف کا ہندوستان اگر صورۃ نہیں تو معنی ایک دفعہ پھر اپنا جلوہ دکھلادے ابن شاہی دوا ہی کی تو اب قدر نہیں رہی۔ آرزو یہ ہے کہ ہندوستان اپنی پرورش خود کر سکے دسکا روپیہ باہر نہ جائے۔ خزانے اپنے ہوں

کالے ہیں اپنے ہوں۔ فوج اپنی ہو۔ لباس اپنا بنا ہوا ہو۔ اپنی ہو۔ من بھر کا گیہوں بکے۔ چار سیر کا گھی ہو۔ دودھ کی نہریں بہتی ہوں۔ زندگی اپنے اختیارات کے جبروت پر ہو مہروف۔ سیرۃ قرار جنگ نجات کستان آرزوؤں کے دیکھتے ہوئے وزیر ہند کا فرمانا بعینہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنے فرزند سے کہے "دیکھو جی اگر تم زیادہ گستاخی کرو گے تو تمہاری شادی کر دی جائیگی پیٹ بھر کے پلاؤ کھلایا جائیگا جیبوں میں روپیہ بھر دیے جائینگے۔ باغ میں سیر کرنے بھیجے جاؤ گے پھولوں کی سیج ہو گی اور تم ہو گے پریوں کا ناچ دکھلا دیا جائے گا۔

---

انہی اسی تقریر میں لارڈ اولیور نے ایک اور بڑے پتے کی بات کہی ہے لیجئے:۔ سوراج صرف اسی طریقے سے حاصل ہو سکتا ہے کہ اہل برطانیہ بدل نہ دیے جائیں اور وہ بخوشی خاطر سوراج دیدیں"

کانگریس والے اسقدر قوی الحافظہ ہیں کہ کیفیت ابتدائے آفرینش عالم کی باتیں انکے پیٹ میں اتری ہوئی ہیں اور اسوقت تک یاد ہیں کسی طرح بھولتے نہیں۔ انکو ایسٹ انڈیا کمپنی کی چالیں بھی یاد ہیں انکو ریاستوں کے پرانے حدود بھی یاد ہیں۔ انکو تجارتوں کا انحطاط بھی یاد ہے انکو خود مختاری اور مجبوری بھی یاد ہے۔ انہی جنگ کی شرکت بھی یاد ہے۔ انہی جلیانوالہ بھی یاد ہے۔ صاحب کی خوشی بھی یاد ہے۔ جلیانوالہ باغ بھی یاد ہے۔ رولٹ ایکٹ بھی یاد ہے۔ خوشی کی صورتیں بھی یاد ہیں ناخوشی کی تلخی بھی یاد ہے۔ انھیں یہ بھی معلوم ہے کہ جب حقوق طلبی کے متعلق زبان ہلتی ہے تو فوراً بدماغی شروع ہو جاتی ہے اور جب علاوہ خطابات خشک اور تمغوں کے کچھ اور مانگا جاتا ہے تو زبان قلم اور ہاتھ کی مشق پڑتی ہے۔ کانگریس والے کہتے ہیں کہ ان حالات میں کوئی ایسا طریق بھی انگریز استادوں کو ہمیں سکھانا چاہیے کہ وہ بدل نہیں لیجیے ہم کون سا رویہ اختیار کریں جو عطایا ہی کی رگ میں حرکت پیدا ہو جائے کیا خوشامد نہیں کی؟ ابھی خوشامد کی بدولت تو آج بھی برطانوی عہدہ دارکیلئے باعث ہے۔




(نرالی سواری نمبر ۲)

شتری ٹانگ کا مقدس استعمال

قومی درسگاہ میں تقدس کا کرشمہ

کیا صبر نہیں کیا؟ صبر نہ کرتے تو ان تک نباہ کیونکر ہوتا۔ کیا مسز بیسنٹ اور سب خاطر مدارات میں کمی کی؟ اگر یہ نہ ہوتا تو اتنے گوروں کو سمندر پار ہندوستانی گرم ملک میں تشریف لانے کی تمنا تھی اور نصف کی کمیشن، بعض زرّ رہایان ہند کی مضبوطی کی خاطر تین چار لاکھ روپیہ ہندوستان کا برباد نہ کرتا اور نصف کی وضعف لک کا فیصلہ اتنی جلدی نہ سنتا۔ یہ کانگریس والوں کا قول ہے خدا ان کی عقل کو ٹھکانے لگائے عجب کوڑھ مغز ہیں۔ انھیں کون سمجھائے۔ ہمارے نزدیک خوشی و خوشدلی بجائے سوراج کو موقوف رکھنا ان کانگریسیوں کو بدماغی پر مائل کرتا ہے۔ یہ کہہ دینا کہ آہستہ آہستہ سوراج ملیگا آسان ہے اور طرز عمل سے اسکا یقین دلا دینا مشکل ہے۔ اصلاحی اسکیم نے اپنی اتنی عمر میں کیا کام کیا خلقت کو کتنا فائدہ پہونچا کس قدر راحت نصیب ہوئی؟ اگر اتنی سی بات ذرا سی تفصیل کے ساتھ آپ کی تقریر میں ہوتی تو وہ لاکھ دھمکیوں سے زیادہ مفید ہوتی۔ واللہ آپ بھی کہیے گا کہ میں وزیر ہند ہوں!

---

پھر اسی تقریر میں فرماتے ہیں کہ ”مزدور وزارت فوراً اس امر کا اعلان نہیں کرسکتی کہ وہ نظام صوبجات کی ترتیب و ترمیم دوبارہ کرے گی“ ہم کہتے ہیں کہ حضرت مزدور، تو مزدور جلالت صاحب کے آگے مزدور کی چل ہی کب سکتی ہے۔ غالباً آپ مسٹر سیتا مورتی کے خط کی تشریح فرما رہے ہیں۔ ماشاء اللہ ما شاء ہوں! کیوں نہ ہو! کیا متن ہے اور کیسی عمدہ شرح۔

اخباری کاغذوں کی زبان اب آپ کے خلاف چل نہیں سکتی ؎

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

ہم صرف ملک معظم کی گورنمنٹ سے خیرخواہانہ اس قدر عرض کرسکتے ہیں کہ انتخاب وزارت ہند بہت خوب ہوا ہے۔ ایسے وزیروں سے آپ کی حکومت ہرگز نامدہ میں نہیں ہو گی۔ ہٹائیے اس جھول کو۔

کوئی صادق اللہجہ اور قوی الارادہ شخص اس عہدہ پر معین فرمائیے۔

---

اس اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے اپنے بندوں کی جان بنیعس کے سپرد کردی ہے کہ مسٹر گرنڈل مجوزہ نے ”ممالک متحدہ کے حقوق ایجاد ایک انگریزی کمپنی کو بحل کردیے ہیں یہ کمپنی تین لاکھ پونڈ کے سرمایہ سے تجربۃً کام جاری کرے گی ہماری رائے ہے کہ اس کمپنی کا نام گریٹ برٹش ملک الموت کمپنی“ رکھا جائے۔

---

سیوک منظفر نگر ناقل ہے کہ سلٹ ضلع گوپالپور میں شیخ سوجان کی لڑکی پاگل ہوگئی کوئی صاحب عبدالعزیز مولوی نامے:۔

”پیش ملا طبیب پیش طبیب ملا
پیش ہر دو ہیچ پیش ہیچ ہر دو

علم الادیان کے فاضل اور علم الابدان کے ماہر کامل تھے انھوں نے لڑکی کو ۱۳ دن تک جیتے جی قبر میں دفن کروا دیا۔ یہ نہ سمجھے کہ قبر مردوں کا علاج ہے نہ زندوں کا۔ تیرہ دن کے بعد جو قبر کھولی گئی تو یہ دیکھ کے تعجب ہوا کہ لڑکی سچ مچ مر گئی ہے اور لاش بھی کیسی ہوئی ہے۔ لاحول ولاقوۃ ایک آنچ کی کسر رہ گئی ورنہ لڑکی کندن ہو جاتی۔ اس جھپیٹے میں چار آدمی ماخوذ ہیں۔ دیکھیے ضیعہ کالج کا کیا حشر ہوتا ہے یہاں بھی مولویوں کو انگریزی تعلیم کی مہارت کا زعم باطل ہے ہمارا ماہانہ تعلیمگاہ کو بافعل عبدالعزیز فش حضرات نے جیتے جی گورھنکائی ہے۔ تعلیمیافتہ تجربہ کار باغیرت مترقی استعفاء دے رہے ہیں۔

---

ایک خانہ ساز نجومی کا قول ہے کہ ہماری سلطنتی نے سنگ کشی چھوڑ دی گتے خشی اختیار کی ہے۔ یعنی گلیوں میں ہزارہا لاوارث کتے مارے مارے پھرتے ہیں گرمی ختم ہے برسات شروع ہونیوالی ہے اگر ان سگہائے لیلے کے دماغوں پر گرمی چڑھی

اور تمام شہر کو انھوں نے قیس بنا دیا تو نہایت مشکل ہوگی۔ یہ لوگ قیس کے بھی استاد ہوں گے کیونکہ قیس کا حرکت مارنا اور بھونکنا کسی تاریخ کی کتاب میں نہیں لکھا ہے۔ سگ گزیدہ میں حرکت مارنے کا جنون بھی ہوتا ہے۔ کتے کا دبلا ہونا اس کے رونگٹوں کا کھڑا ہونا آنکھوں کا سرخ ہونا مستانہ وار چلنا۔ گوشہ میں چھپنے کی کوشش یہ تمام علامتیں اکثر سگہائے کوچہ گرد میں پائی جاتی ہیں اور ان کی فکر نہیں کی جاتی۔ دوستو اگر کچھ اور انسداد ممکن نہیں تو ان کی کانگریس کے پنڈال ہی میں ان کو چھوڑنے کی تدبیر کرو۔

---

این قفل زنگ بستہ نشانی والتنہ ز ہم

سمجھے تھے کہ مسٹر بیسی کا کس ”موصل“ کے مسئلہ کو طے کرلینگے مگر انکی کوشش وصل الی المطلوب ثابت نہ ہوئی۔ اب اُنسے کہا گیا ہے ”اپنی ہو کا ترک تمہاری بات نہیں مانتے تو چلے آؤ۔ جب مانیں گے تب چلے جانا۔“ لوگوں کا خیال ہے کہ ترک موصل کو ترک نہ کرینگے لہذا مسٹر بیسی کو کس جتنا چاہیں رو لیں دھو لیں“ پھر جانا پڑے گا؟

---

ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی ہاتھ پاؤں سے لڑنا تو درکنار، غیر ممالک سے کاغذی اور قانونی جنگ بھی نہیں کرسکتا۔ نقل وطن کا جو قانون امریکہ میں پاس ہوا ہے وہ صرف جاپانیوں ہی تک محدود نہیں بلکہ پتلی گردن والے ہندوستانی بھی اسکے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ صرف گردن میں ہاتھ دیکے نکالنا باقی ہے تو ان شاء اللہ وہ بھی دن آجائیگا۔ برخلاف اسکے جاپان باوجود لرزہ بخاسد زلزلہ سے تازہ نجات پانے کے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ تجویز ہوئی ہے کہ امریکن پادری اور ڈھنڈورچی دینے والے وہاں سے نکالے جائیں۔ شاید ابھی دوسرے زلزلے کی سمائی باقی ہے۔ امریکہ کا اردو پرچہ ”یاد وطن“ ہندوستانیوں کی اتحاد کا آرگن تھا آپ جانیے ہماری گورنمنٹ جوبات اپنے واسطے پسند نہیں کرتی اسکا ارتکاب

دوسروں کو بھی نہیں کرنے دیتی لہذا غریب پاؤنیر کا داخلہ بند کر دیا گیا حالانکہ ہم نے اسکی تمام اشاعتوں میں ایک مضمون بھی ایسا نہیں دیکھا جو اشتعال انگیز ہو۔

---

## "نیند پر بجلی"

اور سنیئے۔ ڈاکٹروں نے ایجاد کی لی کہتے ہیں کہ برقی قوت سے خالی ہونے کا نام ہے نیند۔ جب یہ قوت دماغ سے رخصت ہو جاتی ہے تو تھکن معلوم ہوتی ہے اور نیند آنے لگتی ہے۔ لہذا جب دماغ کی بیٹری برقی قوت سے خالی ہو تو فوراً اسے بھر دو اور مزے سے رات دن کام کرو۔ سکون و قرار کی ضرورت نہیں لے بھلا بتایئے چوبیس گھنٹہ لگاتار محنت کرنیوالوں سے اب ہندوستانی صنعت کا مقابلہ ہوگا۔ غریب تھکے ماندے خالی الدماغ مردوں سے خراٹا بھرے سونے والے ہندوستان پر دیکھیے کیا گزرتی ہے۔ ہشیار باش!

---

مصر اور ہندوستان کو آزاد کروانے کے اعلان برابر بالشویک گروہ کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں حکومت ہند نے ان اعلانوں پر یقین کرنا اور غریب ہندوستانیوں پر آنکھیں نکالنا شروع کر دی ہیں کانپور کا بلوہ بھی بالشویکی ڈھکوسلا سمجھا گیا۔ اور کئی شخص جنکے متعلق قانون پیشہ اشخاص کی رائے ہے کہ ان سے کوئی جرم قابل سزا اور قانون تعزیرات کے اندر سرزد نہیں ہوا۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اس قسم کے اعلانات برطانوی بالشویک شائع کرتے ہیں ان پر گمان بد کرنے یا بازپرس کرنے کی مجال حکومت ہند کو نہیں ہے مگر ہندوستانیوں پر غصہ نکالا جاتا ہے۔ سچ ہے کمزوری اور قصورواری ایک ہی چیز ہے۔ گویا حکومت ہند ہندوستانیوں کا ٹیٹوا دبا کے کہتی ہے۔ کیوں؟ یہ کیا حرکت ہے۔ تم ان سے سازباز رکھتے ہو۔ بولو۔ دوں گھونسا کہ آنکھیں نکل پڑیں آخر تمہارے پاس انکے خط کیوں آتے ہیں۔ وہ لاکھ بھیجیں تم کیوں لیتے ہو۔ ان کو منع کیوں نہیں کرتے۔ لکھنے والا جو کچھ جی میں آتا ہے لکھتا ہے۔ مکتوب الیہ ادھر آنکھ اٹھا کے دیکھے ہی کیوں؟۔

اندیشہ ہے کہ برطانوی کمیونسٹ جسقدر زور دکھاتے جاتے ہیں اتنی ہی گرفتاریاں ہندوستان میں ہونگی۔ ہم جرم کریں تب بھی ملزم تم مجرم کرو تب بھی تم مجرم گناہگار رہی رہے گنا ہی دونوں قابل سزا۔ واہ رے انصاف۔

---

بعض لوگ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ راتنا ہر دلعزیزی کے عیب سے محفوظ ہیں۔ کیا معنی کہ ہم نے ایسا ہر دلعزیز نہیں دیکھا جو بے ایمان نہ ہو۔ بالفعل انھوں نے جو لمبا چوڑا مفصل آرٹیکل ہندوستان اور ہندوستانیوں کی حالت کے متعلق شائع کیا ہے اسمیں واقعیت اور سچائی کا جزو اچھا خاصا ہے۔ مثل مشہور ہے سچی بات سعداللہ کہیں سب کے من سے اترے رہیں۔ اس مضمون کو دیکھ کے بہت سے مصنوعی لیڈر دل میں کہینگے کہ واللہ یہ تو ہماری رام کہانی ہے

---

## جلد ۹ مضامین غیر نمبر ۲۲

یکشنبہ ۸ جون سنہ ۱۹۲۴ء

## ملا نما اور منطق آرا بیگم

ملا جی کس کتاب میں لکھا یہ حال ہے
بھنچی حرام کہتے ہو بھنچا حلال ہے

ملا نما:۔ ماشاءاللہ سبحان اللہ الحمدللہ۔

منطق آرا بیگم:۔ (نواب سے) خدا آج تو تمہارے ملا نما سلامتی سے چہک رہے ہیں۔ کچھ پڑا پایا۔ یا کوئی بڑا ہاتھ مارا۔ یا کوئی بڑھیا مرغن پھانسا۔ یا کوئی پالا جیتا۔ آخر کچھ میں بھی تو سنوں یہ خوشیاں کاہے کی ہیں؟

نواب:۔ خدا کے لیے چپ رہو۔ چاہے وہ کچھ ہوں مگر میں تو ان کا معتقد ہوں۔

بیگم:۔ لعنت ہے تمہاری تقلید پر ارے اسیطرح کی تقلید کرتے ہو۔ جنکے دین ایمان کا کہیں ٹھکانا نہیں۔ جھوٹ یہ بولیں۔ وقف کے مال یہ ماریں علاوہ کے قبروں سے پیٹ یہ پالیں۔ تقلید کے بغیر اگر کھانا ہضم نہیں ہوتا تو جیسے وہ صاحب کی تقلید کرو۔ جو دین نہیں کربلا سے دنیا ہی کا کام چلے جنتی ہو لاٹ صاحب جیسے بیرو نچے ہوئے آدمی ہیں۔ تمام حدیث سے خوب واقف ہیں۔ اور انصاف ان کا حصہ ہے۔

نواب:۔ واہ بیگم تمہارے منھ میں لگام نہیں ہے۔ پھر منھ جسکو جو جی میں آتا ہے کہہ ڈالتی ہو۔

بیگم:۔ اچھا تمہارے منھ میں تو لگام بھی چڑھی ہوگی ہی ہے۔ تو بھی بے بزرگی بھی ہے ناک بند کیے ہوئے کلول کرتے ہو۔ آج یہ تمہارا مولوی بک جو آیا ہے اس سے میں بحث کروں گی چاہے تم بگڑو چاہے روٹھو اس نے بہت سر اٹھایا ہے ساری لیاقت اسکی آج تم پر کھل جائے گی۔ اسی نے بی اچھا بیٹی جان کے ساتھ تمہارا نکاح پڑھا تھا۔ آج ہی کو میرے سر چڑھا ہے۔

نواب:۔ بس بیٹھو زیادہ بک بک نہ کرو۔ خبردار تم کیونکر بات چیت کرو گی۔

بیگم:۔ کوئی مسئلہ مسائل بھی غیر مرد سے پوچھا گیا ہے سکتی ہوں کہ کربلا میں تو عورتیں خود ہی مجتہد کے یہاں جاکے مسئلے پوچھ لیتی ہیں۔

نواب:۔ تو یہ کربلا ہے؟

بیگم:۔ تو کیا لکھنؤ ہی کے مولوی دیندار ہیں باقی سب جگہ کے مولوی بے ایمان ہیں جو عورتوں کی بات سنتے اور جواب دیتے ہیں۔

ملا نما:۔ بس بیدم ماشاءاللہ سبحان اللہ الحمدللہ۔

بیگم:۔ ارے بس مجھے پوچھنے دو۔ آج میں بغیر پوچھے نہ رہوں گی۔

نواب:۔ خدا کے لیے کوئی بے ادبی کا کلمہ منھ سے نہ نکلے ورنہ مجھے ندامت ہوگی۔

ملا نما:۔ سبحان اللہ ماشاءاللہ الحمدللہ۔

بیگم:۔ اجی ملا نما صاحب!

نواب:۔ ہاتھ جوڑتا ہوں بیگم خاموش رہو۔

بیگم: جی ملا نما صاحب۔

ملا نما: لاحول ولا قوۃ یہ کیا تمنا نجو یاد لقب ہے؟

بیگم: نگوڑی عادت کو کیا کروں مولوی صاحب! آپ کا یہی نام جو لوگ کہتے ہیں پیارے لیتے تھے میری زبان پر چڑھ گیا ہے۔ معاف کیجیے گا قرأت بھول گئی۔ مولانا طماع صاحب! اب تو خوش ہوئے؟

نما: نہیں پھر اعادۂ قبیح و فسق و ارتکاب منہی عنہ استغفر اللہ میرا نام ہرگز طماع نہیں ہے عرب میں البتہ ایک شخص اشعب نامے طماع گزرا ہے۔ ہمشیرہ محترمہ آپ نے اسکی حکایت سنی ہے؟

بیگم: وہ بھی کوئی آپ کا ساتھی ہوگا۔ نگوڑے لالچی کی حکایت میں نہیں سنتی مجھے تو آپ سے ایک آدھ بات پوچھنی ہے۔

نما: فاسئلوا اہل الذکر ... (پوچھو اہل ذکر سے)

بیگم: اہل ذکر تو ہم شیعوں میں امام کو کہتے ہیں؟

نما: علما نائب امام ہیں لہذا وہ بھی اسی ذیل میں شامل ہیں۔

بیگم: اوجا جی! تو آپ اہل بیت میں بھی داخل ہیں جنکے بارے میں تطہیر کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ تیرہویں امام پندرھویں معصوم بھی ہیں کربلا بھی آپ ہیں مکہ بھی آپ ہیں مدینہ بھی ہیں اسیوجہ سے قبلہ و کعبہ کہلاتے ہیں کیوں ہے نہ یہی بات؟

نما: اس میں شک ہی کیا ہے۔ ہم صحیح قائم مقام ان حضرات کے ہیں لہذا کسی بطریق قیاس مساوات جتنے احکام کہ متعلق علما ہیں سب ہم پر صادق آتے ہیں۔ ہم مثل انبیاء بنی اسرائیل ہیں۔ ہم حامل علوم ائمہ و انبیاء و اوصیاء ہیں۔ ہماری مداد و مدار شہداء سے افضل ہے۔

بیگم: اے تو صاف صاف یہی کیوں نہیں کہتے کہ ہم اللہ میاں ہیں۔ اے ہاں ایک یہی لقب باقی رہ گیا تھا۔ تو وہ کیوں رہ جائے؟

نما: لا ریب! نبی خدا کا قائم مقام اور امام نبی کا قائم مقام ہے ہم امام کے نائب ہیں۔ لہذا ہم خدا کے قائم مقام ہیں۔ اللہم صلے علی محمد و آل محمد۔

بیگم: اچھا تو جناب مکہ مدینہ کربلا مشہد اللہ میاں کے نائب صاحب سنیے غرور کرنا اچھا ہے یا برا۔

نما: بہت برا۔ نہی شدید وارد ہے سوائے خدا کے جو کوئی غرور کرے وہ ابلیس ہے۔

بیگم: تو اپنے منھ سے اسوقت تک جو آپ میاں مٹھو بنتے رہے کہ میں ایسا میں ویسا میں خدا کا نائب میں امام کا نائب یہ غرور ہے یا نہیں۔ اب آپ کون ہوئے؟

نما: ہائیں! یہ جسارت ادب؟ حق میں علما کے۔

بیگم: جواب دیجیے۔ میں یہ کچھ نہیں جانتی بجا و بیجا جسارت ادب غرور کرنے والے ابلیس کو لعنتی نہ دوں تو کیا شاباشی دوں۔

نما: یہ غرور نہیں ہے استغفر اللہ بلکہ بیان واقعہ ہے۔

بیگم: مولوی صاحب ایک تھا گدھا وہ روز لوگوں کے کھیت چر جاتا تھا۔ مارا پیٹا۔ سارے جتن کیے مگر کسی طرح باز نہ آتا۔ آخر ایک سیانے کالے کسان نے یہ ترکیب نکالی کہ ادھر مولوی گدھے صاحب نے کھیت میں قدم رکھا اور اس نے فوراً تعظیم کی عقیدت مندی کے ساتھ گردن جھکا کے آگے بڑھ مصافحہ کو ہاتھ بڑھائے پاؤں چومے اور انکی ثنا و صفت کرنی شروع کی کہ واہ کیا آپ علامہ دہر ہیں آپ روز تشریف لایا کیجیے خود ہی ہری ہری دوب چیں کے سامنے رکھی کہ نوش فرمائیے دو چار روز جو اسطرح خوشامد ہوئی تو گدھے صاحب پھول گئے اب جو ادھر سے گزرتے تو اٹھلاتے اکڑتے بے نیازی کے طور دکھلاتے ہوئے خوشامد سے انکے سر میں سودا سما گیا کہ ہم بھی کچھ ہیں ورنہ اشرف المخلوقات اور ہماری تعظیم دیکھیو تو خوبی و اوصاف ہم میں ہیں جنکی بڑائی مانی جاتی ہے۔ یہی حال آپ لوگوں کا ہوا۔ قصور سارا ان لوگوں کا ہے جو آپ کے تخت کے ہاتھ چومتے ہیں آپ کے غرور کو بڑھاتے ہیں۔ آپ دوسروں کی کھیتی شیر مادر سمجھ کے ہضم کر جاتے ہیں پھر بھی کوئی کمی آپ کی تعظیم تکریم میں نہیں ہوتی۔ آپ صریحی جھوٹ بولتے ہیں اسپر بھی پوجے جاتے ہیں۔ آپ کو خوشامدیوں نے برباد کیا آپ کو اپنے گستاخیوں کا حس نہیں رہا۔ حد سے زیادہ تعظیم کا یہ سارا کھیل بگاڑا ہوا ہے۔ ہیں آپ بھی سیانے جب کوئی شخص مسئلہ پوچھنے جاتا ہے تو آپ مقدور بھر کتاب کا حوالہ نہیں دیتے حدیث نقل نہیں کرتے لکھتے ہیں تو یہ کہ حقیر کی رائے میں اس مسئلہ کا جواب یوں ہے۔ مطلب یہ کہ حقیر کی رائے مانو۔ اپنی رائے سے جو مسئلہ آپ دستخط کرتے ہیں انکو ایک جگہ اکٹھا کر کے چھپواتے ہیں اور کہتے ہیں اسپر عمل کرو۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ جہالت میں ہمیشہ مبتلا رہو۔ آپ نے کبھی مسئلہ مسائل کی کتاب حدیث کے حوالہ سے اردو میں لکھ کے اس لیے شائع نہیں کی کہ لوگ روزے نماز حج زکوۃ خمس جہاد کے مسئلہ حدیثوں کے ترجمہ سے معلوم کر لینگے اور آپ کو کوئی نہ پوچھے گا۔ آپ جہالت کی برکتیں مناتے ہیں اگر دنیا جاہل رہے گی تو آپ کی ہنڈیا گرم رہے گی۔ آپ نے ایک زندہ مجتہد کی قید تقلید میں اس لیے لگائی ہے کہ یہ مفت خوری کا بازار سدا گرم رہے۔ ہمارا زور قلم کبھی کم نہ ہو کسی کو نجس کسی کو کافر کسی کو فاسق بنائیں اور جاہل مقلدوں کے بوتے پر جسکو چاہیں بائے باہر کریں۔

نما: خاموش! خاموش!! امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اعتبار سے اور جاہلوں کی ہدایت کے لیے یہ طریقہ لابد تھا۔

بیگم: ذری سمجھا کے کہیے۔

نما: یعنی حکم کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا برائی سے مقصود بالذات ہے نہ حکومت جابرانہ۔

بیگم: تو یہ مطلب حدیثوں کے اردو ترجمے سے حاصل نہیں ہو سکتا جو آپ نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائی! یا حدیثیں ادھوری تھیں یا قرآن ناقص تھا جو آپ اسے پورا کرتے ہیں؟

نما: لا و لکن ولا ذاک نہ یہ ہے نہ وہ امر تحقیق یہ ہے کہ ہماری حدیث نہایت سخت و دشوار ہے۔

بیگم: تو آپ کیونکر اسے سمجھتے ہیں؟

نما: ملکۂ اجتہاد سے۔

بیگم: یہ نگوڑی نئی ملکہ کس ملک میں رہتی ہے

اسکی اگر کتنی بڑی ہے جو ہر مجتہد بن جانے میں اسکا شاگرد ہو جاتا ہے یہ نہ مرتی ہے نہ بوڑھی ہوتی ہے۔

ثنا۔ بس اسی مبلغ علم پر آپ تمیز بحث کرنا چاہتی ہیں آپ بحث کرنے آئی ہیں۔ ملکۂ اجتہاد کو آپ کہیں کی خانہ زادی یا دائی سمجھیں۔ العجب ثم العجب!

بیگم۔ مولوی صاحب بندی بھی بارہوں پڑھی ہوئی ہے آپ ٹال ڈال رہیں تو بندی بات پات۔ میرا مقصد یہ تھا کہ ملکۂ اجتہاد کی تعریف کیجیے تو میں پوچھوں کہ یہ ملکہ کیونکر پیدا ہوتا ہے اور اسکے پیدا ہوتے ہی حکومت کا حق کیونکر مل جاتا ہے۔ اگر یہ ملکہ دس ہزار آدمیوں میں پیدا ہو جائے تو ماننا پڑے گا کہ مختلف مسئلوں میں دس ہزار رائیں ہو گئیں اور خدا کا دین کٹھ پتلی ہو گیا کہ جو شخص یہ ملکہ پیدا کرے اسے انگلیوں پر نچاتا پھرے۔ ایک زمانہ میں دس ہزار مجتہد دس ہزار فتوے دیں اور انکے مرنے کے بعد پھر نئی کھیپ تیار ہو جو کچھ اگلوں نے کیا تھا اسپر بعد کو آنے والے پانی پھیریں ہر سنے زیادہ نہ نیا پانی۔

ثنا۔ اے ناقص العقل عورت! تقلید انہیں مسائل میں ہوتی ہے جنکے متعلق کوئی صریح حکم کتب احادیث میں موجود نہ ہو قطعی الصدور احادیث مفقود ہیں اب استنباط مسائل کے سوا زمانۂ غیبت امام میں کوئی چارہ نہیں ورنہ شریعت خدا میں تعطل ہو جائے۔

بیگم۔ جس مسئلہ کا صریح حکم حدیث کی کتابوں میں موجود نہیں اسکو آپ کیونکر صریح بنا لیتے ہیں؟ آپ دل سے کچھ گڑھتے ہیں یا ایک حکم سے دوسرے حکم پر لگتے گھر گھڑ لیتے ہیں۔

ثنا۔ افسوس یہ مباحث مصطلحات اصول فقہ سمجھے بغیر عقل میں نہیں آسکتے۔ آپ اگر اصول فقہ جانتی ہوتیں تو میں استحسان و تخمین وغیرہ سے استدلال کرتا۔

بیگم۔ تو معلوم ہوا کہ نہ کوئی شخص حدیث سمجھنے کے قابل ہے نہ آپ کا اصول فقہ دونوں بڑے مشکل صرف آپ کی ذات آسمان ہے آپ تک پہونچا اور خدا تک پہونچ گیا نہ زینہ لگانے کی ضرورت نہ سیڑھی کی حاجت۔

ثنا۔ پھر اسمیں شک ہی کیا ہے۔ ہم وارثان علوم ائمہ ہیں۔

بیگم۔ مولوی جی تو میں بھی کہہ رہی ہوں۔ مگر یہ تو بتا دیجیے کہ ہمارے اماموں کو ایسا علم چھوڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی خصوصاً نماز روزہ حج زکوٰۃ خمس کے بارے میں جسے سوائے آپ کے کوئی نہ سمجھ سکے۔ بلکہ آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی سمجھ میں بھی ایک نہ ہو کوئی کچھ کہے کوئی کچھ۔ خدا جانے حدیثوں کے راوی مجتہد تھے یا مقلد۔ امام کی بات انکی سمجھ میں آتی تھی یا نہیں۔

ثنا۔ بیگم صاحب یہ نہ فرمائیے کہ ہم میں اتفاق نہیں اکثر مسائل مجمع علیہ ہیں اور اجماع کا خرق باطل و ناجائز ہے۔ برخلاف اسکے رواۃ کا اتفاق کسی مسئلہ پر شاذ و نادر ہے۔

بیگم۔ ہاں ہاں یہی تو میں بھی کہتی ہوں۔ اب آپ ہی آپ رہ گئے نہ حدیث رہی نہ امام رہے۔ صرف اپنی رائے کا سمجھانا آپ کے ذمہ رکھا حدیث یا امام کا قول بیان کرنا یا سمجھانا ضروری نہیں۔ اور اسی کی مزدوری آپ اپنے مقلدوں سے لیتے ہیں۔ تقلید واجب ہے۔ امام نے جو تقلید کی مذمت کی ہے اور اسے حرام کیا ہے وہ ثابت نہیں یا غلط ہے۔ اب حرام حلال کے تنہا مالک آپ ہیں غلطی کریں تو اکہرا ثواب لوٹیں۔ صحیح حکم دیں تو دوہرا ثواب ملے چت بھی آپ کی پٹ بھی آپ کی۔ جیسے معصوم امام کی اطاعت فرض ویسی ہی غیر معصوم کی۔ معصوم کا جو مرتبہ ہے وہی آپ کا۔ مجتہد بننے میں کوئی دیر نہیں لگتی دو چار کتابیں پڑھیں عمامہ باندھ لیا چلو مجتہد ہو گئے اور امام معصوم کی شرع اپنی طرف سے پوری کرنے لگے۔ یہ پیشہ بھی کیمیا کا نسخہ ہے۔ اسطرح تو بلا مشقت کسی وکیل یا رنڈی کو بھی روپیہ نصیب نہ ہوتا ہوگا۔

ثنا۔ لاحول ولا قوۃ میرے سامنے نام وکیلوں کا نہ لیجیے یہ پیشہ قطعاً ناجائز ہے اور انکی کمائی گوشت خنزیر کے برابر ہے۔

بیگم۔ مولوی جی آپ کے مقلدوں میں تو سیکڑوں وکیل ہیں۔

ثنا۔ وہ اگر مقلد ہیں تو ہوا کریں۔ کسب موقوف کر دیں ایسا قانون گھبارتے ہیں کہ مجھے جواب دیتے نہیں بن پڑتی۔

بیگم۔ ابھی جب میں تو میں نے سنا آپ انکے یہاں تبرک لیتے ہیں اور ہمیں بھی۔ خدا آپ کو ہمیں دنیا کی چیزوں کی خبر تو بتائے ہیں سچ بتائیے آپ نے انہیں منع کیا کیوں بیگم صاحبہ کہتیں ہیں غریب کی کمائی تو وکالت کی فیس سے ہے کہیں کہ نہ دیں نہیں تعلق ورنہ نہیں رفقہ دار نہیں سو وہ گر نہیں ہے۔

ثنا۔ اسوقت تک کیا انکے ساتھ حسن ظن تھا کہ ممکن ہے انہوں نے اپنی آمدنی کی تحلیل کی صورت کوئی نکال لی ہو۔

بیگم۔ اور اب؟

ثنا۔ اب تبرک حاشیہ ان لوگوں سے از قبیل اجبار ہے۔ بلکہ اجراء ہے کہ ان سے اجتناب کیا جائے بلکہ ان کے گھروں میں چھو جائے تو اسکی تطہیر واجب ہے۔

بیگم۔ اب انکی طرف سے حسن ظن جاتا رہا یہ کیوں؟

ثنا۔ صاحب بھری محفل میں میری تردید کی۔ ہمارا قول کا لوحی من السماء ہے عوام کو حق نہیں ہے کہ اس کی مخالفت کریں۔

بیگم۔ اے ہاں ہو تو یہی جب تک کوئی تمہارا ساتھ دے اسوقت تک اچھا ہے اسکے ساتھ حسن ظن واجب ہے اور اسنے ذری سا اختلاف کیا ادھر نجس ہو گیا اسکو چھو کے غسل واجب ہے۔ خدا جھوٹ نہ بلائے ہزاروں روپیہ آپ تمہارے جہنم پر چلے گئے ہونگے تمہارا دوزخ بھرا تھا انکی کمائی طیب طاہر تھی اب اسی کمائی میں سور کا گوشت مل گیا۔

(باقی آئندہ) راقم — ظفر مصطفیٰ

## اصلی لذت النساء باتصویر

ناظرین ہر کسی ہندو مسلمان سے ایک پیسہ ہو کے بن النساء کو معلوم ہوتا ہوں چنانچہ وہ کتاب مستورات ... تیار ہے۔ یک ... پیسہ مرد و عورت کی بیماری ... آسن ... مرد و عورت ... بیان ... وغیرہ اور ... بیان ... حساب قیمت ... دو سو پیسے۔

اعلان بلاحلت۔ ناظرین اگر آپ کسی معشوق پر عاشق ہیں ... وہ آپ کو نہیں ملتا ... معشوق ... روز میں ... کلیات دلپذیر ... اصلی علم النساء ...

الشـتہر۔ بہار بخش کمپنی پوسٹ آفس نانوتہ ضلع سہارنپور

## بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ظرافت کی معراج یا پرچہ کا معیار جانچ سکیں کی قابلیت، ڈیٹر کی مستعدی وغیرہ اسی پر قائم ہو سکتی ہے ان کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔
ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظرکو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور ہر مضمون بھی انکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دوام وصول۔ ورنہ پنچ پر بیزار نہ ہو کمائی کا ہما پر تیر نشانہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اور حضرت سنی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول [illegible] قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی بچت جائز آمدنی [illegible]

(۳) بعض قدردان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس عرصہ میں ناقص ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچے دفتر میں موجود ہوں

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف آٹھ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بعد اسکے [illegible] کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے اور پرچہ منگائیے

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے ہے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے کے علاوہ قدردانی اس میں ہے کہ احباب میں اسکی اشاعت کی مساعی کی کوشش بھی فرمائیے خیر الناس من ینفع الناس۔
والسلام۔

منیجر

## اعلان باحلف

[illegible] مع روحنی ستر

[illegible] کرکے گھر [illegible] رہتے ہو [illegible] جو [illegible] کرنا چاہتے ہو حسب منشاء شادی کرنا چاہتے ہو تو فوراً اہل اسلام، اہل محبت اور اہل ہنود روحنی ستر منگا کر آزماؤ یہ روحنی ستر سے علاوہ بے شمار فوائد کے [illegible] میں [illegible] شخص [illegible] لے جاتا ہے [illegible] صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھا جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے روحنی ستر تین روز پڑھا جاتا ہے جو بہتر کوئی قیمت [illegible] علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ چند کتب زنجیر عشق کامل [illegible] خزانہ [illegible] مفتاح الغیب ۱۸ [illegible] لذت النساء یا تصویر [illegible] ملنے کا پتہ:

مبارک حسین [illegible] ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

## شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔
(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔
(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔
(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] مع محصولڈاک
(۲) جلد [illegible] کے [illegible] نمبروں میں انشا پردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیئے فی جلد [illegible] علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

# موسم گرما کا تحفہ

[illegible] مدینہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنگی دھوم سلسلہ سے [illegible] ہیں یہ خالص میوہ جات کے انشو اور مرکبات سے تیار کئے ہوئے [illegible] ہیں بہ اعلیٰ صورتیں دلآویز ذائقہ میں خوشبو [illegible] ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب و سکون پیدا کرتے ہیں [illegible] تے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں۔ جلد طلب فرمائیے۔

شربت [illegible] شربت فالسہ شربت بادام شربت کیورہ شربت بید مشک شربت کیوڑہ شربت نارنگی شربت انار شربت قند سیاہ
فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ

شربت زعفران شربت لیمو شربت نارنج شربت انناس شربت انگور عرق کیوڑہ حیدرآبادی عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ فی بوتل عہ

ارزاں بہت گراں بحکمت کے مقولہ کو دور کیجئے، ولایتی ایسنس وشکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجئے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔ قریب کا ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمائیے اور ۸ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجئے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

---

## معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے تیج ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایکسگراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ سنگیت موسیقی کے جزو علمی و عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب ہی آپ کا

### حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے گلے سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

---

### سنئے

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی ادا گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری فقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

### استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقہ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے

قیمت حصہ دوم پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ